پچھلے سال قربانی نہ کی ہو، تو کیا وہ اِس سال ہو سکتی ہے؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Aqs 1366
تاریخ: 27-07-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد صاحب کی سابقہ چار سال کی قربانیاں باقی ہیں۔ وہ صاحب نصاب تھے، مگر ان سالوں میں قربانی نہیں کی۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ اس سال گائے وغیرہ لے کر سابقہ چار سال کا حصہ بھی شامل کر لیا جائے اور اس سال کی بھی قربانی ادا کر دیں، تو کیا ایسا کرنے سے وہ بری الذمہ ہو جائیں گے یا کچھ اور طریقہ ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورت مسئولہ میں ان پر سابقہ چار سالوں کی قربانی نہ کرنے کی وجہ سے چار بکریوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان کے بدلے میں اس سال بڑے جانور میں حصے کی صورت میں یا بکرا، بکری قربان کر دیں، اس طرح کرنے سے سابقہ قربانیاں ادا نہیں ہو سکتیں، کیونکہ صاحبِ نصاب پر قربانی کے ایام اگر گزر جائیں اور جانور بھی قربانی کے لیے نہ خریدا ہو، تو پھر بکری کی قیمت صدقہ کرنا لازم آتی ہے اور اگر اس سال گزشتہ سالوں کی نیت سے بڑے جانور میں حصہ ڈالیں گے، تو موجودہ سال کی قربانی ہو جائے گی اور باقی گزشتہ سالوں کی طرف سے ادا نہیں ہوں گی، محض نفل ہوں گی اور ایسی صورت میں سارے کا سارا گوشت (یعنی موجودہ سال والی اور دوسری قربانیوں کا گوشت) بھی صدقہ کرنا ہو گا۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”انھا لا تقضی بالاراقۃ لأن الاراقۃ لا تعقل قربۃ وانما جعلت قربۃ بالشرع فی وقت مخصوص فاقتصر کونھا قربۃ علی الوقت المخصوص فلا تقضی بعد خروج الوقت“ ترجمہ: قربانی کی قضا خون بہانے (یعنی جانور ذبح کرنے) سے نہیں ہو سکتی، کیونکہ خون بہانا عقلاً قربت نہیں ہے، اسے شرع کی وجہ سے ایک وقت مخصوص میں قربت قرار دیا گیا ہے، تو اس کا قربت ہونا وقت مخصوص تک ہی محدود ہو گا، وقت کے ختم ہونے کے بعد اس طرح قضا نہیں ہو سکتی۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ202، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی میں ایام نحر کے بعد قیمت لازم ہونے کے بارے میں ہے: ”وان کان لم یوجب علی نفسہ ولا اشتری وھو موسر حتی مضت أیام النحر تصدق بقیمۃ شاۃ تجوز فی الأضحیۃ“ ترجمہ: اگر قربانی اپنے اوپر خود واجب نہیں کی تھی اور نہ ہی قربانی کے لیے جانور خریدا تھا اور وہ صاحب نصاب بھی تھا (اور اس نے قربانی نہیں کی) یہاں تک کہ ایام نحر گزر

گئے تو اب ایک ایسی بکری کی قیمت صدقہ کرے گا جس کی قربانی جائز ہوتی ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ203، مطبوعہ کوئٹہ)

گزشتہ سالوں کی نیت سے حصہ ڈالنے کے متعلق رد المحتار میں ہے: ”لو کان أحدھم مریدا للأضحیة عن عامه وأصحابه عن الماضی تجوز الأضحیة عنه ونیة أصحابه باطلة وصاروا متطوعین، وعلیھم التصدق بلحمھا وعلی الواحد“ ترجمہ: (بڑے جانور میں) شرکاء میں سے کسی ایک نے موجودہ سال کی قربانی کی نیت کی اور باقیوں نے گزشتہ سالوں کی، تو موجودہ سال والے کی نیت درست ہو جائے گی اور اس کے ساتھیوں کی نیت باطل ہو گی اور ان کی قربانیاں نفل ہوں گی اور ان پر اور اس اکیلے پر (جس نے موجودہ سال کی نیت کی تھی، ان سب پر) گوشت صدقہ کرنا لازم ہو گا۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الاضحیة، جلد9، صفحہ540، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”غنی نے قربانی کیلئے جانور خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کر دے اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور خریدا نہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے۔“

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ338، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید اسی میں ہے: ”قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقرعید آگئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کر لے، یہ نہیں ہو سکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ339، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

گزشتہ سالوں کی قربانی کی نیت سے حصہ ڈالا تو اس کے متعلق بہارِ شریعت میں ہی ہے: ”شرکا میں سے ایک کی نیت اس سال کی قربانی ہے اور باقیوں کی نیت سال گزشتہ کی قربانی ہے، تو جس کی اس سال کی نیت ہے اوس کی قربانی صحیح ہے اور باقیوں کی نیت باطل، کیونکہ سال گزشتہ کی قربانی اس سال نہیں ہو سکتی۔ ان لوگوں کی یہ قربانی تطوّع یعنی نفل ہوئی اور ان لوگوں پر لازم ہے کہ گوشت کو صدقہ کر دیں بلکہ ان کا ساتھی جس کی قربانی صحیح ہوئی ہے، وہ بھی گوشت صدقہ کر دے۔“

(بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ343، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

13 ذیقعدۃ الحرام 1439ھ/27 جولائی 2018ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے